سالانہ قیمت للعہ؎ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نُور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر
(مینو منزل۔ وارث روڈ) لاہور
پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ڈبلیو جے۔ کلارک صاحب
ایم۔ اے (ایمپرس روڈ لاہور) منیجر

جملہ خط و کتابت اور ترسیل زر
بنام منیجر صاحب ہونا چاہیے
اور تمام مضامین و اشتہارات
وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹر
ارسال فرما کر ممنون فرمائیں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۰	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء	نمبر ۱۵

غزل

پادری بی گارڈنر صبرؔ میتھوڈسٹ مشن بلہور ضلع کانپور

بحرِ عصیاں موجزن حالت نہایت زار ہے | رحمتِ عیسےٰ اگر ہو جائے بیڑا پار ہے
ہجرِ عیسےٰ میں ہمارا حال ایسا زار ہے | گلشنِ ہستی میں اپنی زیست مثلِ خار ہے
سرو قمری کو مبارک باغ بلبل کو ہمیں | دولتِ ایمان بس ہے کچھ نہیں درکار ہے
رحمتِ عیسیٰ نے جب سے دولتِ دیں بخشدی | کائناتِ دہر میری آنکھ میں بیکار ہے
خیر گویا ہی نہ کرنا دل ہی رکھنے کو سہی | پوچھ تو لیجے کبھی کیا آپ کو درکار ہے
نامہ بر کی کیا کمی ہے برق وش کے عہد میں | ہدہد و بادِ صبا کیا اب تو ہر جا تار ہے
زلفِ عیسیٰ کے تصور میں بڑا ہی لطف ہے | ان دنوں قبضہ میں اپنے ہند سے تاتار ہے
تم نے گلشن میں پہنچتے ہی تماشا کر دیا | سرو قمری سے خفا ہے گل سے بو بیزار ہے
آنکھ سے اوجھل ہوا ہے جب سے وہ سرو رواں | گلشنِ ہستی سے میرا جی بہت بیزار ہے
خدمتِ انجیل چن لی زر کی کچھ پروا نہ کی | صبرؔ دیوانہ نہیں ناداں نہیں ہشیار ہے

دیگر

یہ سچ ہے مزا ہے نہ دعا میں نہ دوا میں | جو لطف کہ اے صبرؔ ہے تسلیم و رضا میں
عشقِ رخ و گیسو کا تصور مٹ نہیں سکتا | مصروف شب و روز ہیں ہم آہ و بکا میں
تا حشر نہ نکلیگا کبھی پیچ سے اُس کے | دل پھنس گیا ہے اب تو کسی زلفِ رسا میں
غم کھاتے تھے خوں پیتے تھے اب رنج کے کھانا | کیا خوب یہ ترمیم ہوئی اپنی غذا میں
اُس کے ابرِ کرم سے ہو دلِ کی صفائی | رو رو کے دعا کرتا ہوں درگاہِ خدا میں
دل میں رُخِ عیسےٰ کے تصور کے اثر سے | گل بنتے ہیں کیا کیا میرے نقشِ کفِ پا میں
خلوت میں مزا ملتا ہے اے صبرؔ نرالا
آتا ہے عجب لطف مجھے یادِ خدا میں

الوداعی مسدس

بخدمت جناب فیض مآب پادری اے۔ آئی کے صاحب۔ ایم۔ اے دام فیوضہٗ۔

دُنیا کو ایک حال میں مطلق نہیں قرار | دورِ خزاں کبھی ہے کبھی موسمِ بہار
ہے کوئی خندہ زن کوئی با چشمِ اشکبار | ہر لحظہ ہوتے ہیں نئے رنگ آشکار
ہے صبح و شام اور یہاں انقلاب کا
نظارہ ماہ کا ہے کہیں آفتاب کا

پہلا سا حال قال نہ پہلا سا ہے چلن ٹھنڈا ہوا ہے جوش تو جاتی رہی لگن
سب تازگی ہوا ہوئی افسردہ ہے چمن بلبل کے زمزمے ہیں نہ قمری ہے نغمہ زن

کانٹے سے چبھ رہے ہیں دل بیقرار میں
آثار ہیں خزاں کے ہویدا بہار میں

بحرِ خیال میں وہ تلاطم نہیں رہا افسردہ دل ہے شوقِ تکلم نہیں رہا
خاموش سب ہیں ذوقِ ترنم نہیں رہا شیون طراز لب ہیں تبسم نہیں رہا

بیٹھے ہوئے رفیق ہمارے اداس ہیں
مغموم سب ہیں چہروں پہ آثارِ یاس ہیں

کیوں فرطِ غم سے دل نہ ہو پہلو میں بیقرار کیوں مضطرب نہ ہو قفسِ تن میں جانِ زار
کیوں منظرِ الم سے نہ آنکھیں ہوں قطرہ بار حیراں ہے کر رہا ہمیں نیرنگِ روزگار

داغِ فراق دیتے ہیں ہوتے جدا ہیں آپ
مخلص ہیں مہربان ہیں درد آشنا ہیں آپ

محوِ ادائے فرض رہے آپ صبح و شام ہر وقت بر زبان رہا اللہ کا کلام
پاتے رہے ہیں فیض بصد ذوق خاص و عام سب جان و دل سے آپ کا کرتے ہیں احترام

ذات آپ کی تو مایۂ صد فخر و ناز ہے
حاصل مسیحیوں میں زبس امتیاز ہے

گر آپ جیسے خادمِ دیں ہوں جہان میں دینِ مسیحی آئے نظر پوری شان میں
دل میں ہے درد اور اثر ہے زبان میں لہجہ ہے دلنشین لطافت بیان میں

ہر فعل خوشگوار ہے ہر قول نیک ہے
کیونکر نہ ہو کہ ظاہر و باطن ہی ایک ہے

ہمدرد ہیں رفیق ہیں اور باوفا ہیں آپ تبلیغِ حق کے شوق میں صبح و مسا ہیں آپ
ہم غافلوں کے واسطے بانگِ درا ہیں آپ مقصد میں کامیاب بفضلِ خدا ہیں آپ

اوصاف آپ میں یہ نمایاں صریح ہیں
قربان ہیں خدا پہ فدائی المسیح ہیں

ہر لب پہ آج مدح سرائی ہے آپ کی خدمت کی وجہ سے یہ بڑائی ہے آپکی
ہر ایک دل پہ نقش بھلائی ہے آپ کی بے شبہ ہم کو شاق جدائی ہے آپ کی

امید ہے کہ آپ وطن میں جو جائینگے
رکھیں گے یاد ہم کو نہ دل سے بھلائینگے

علم و عمل میں آپ اگر باکمال ہیں نیکی و برتری کے بسر کے مثال ہیں
خوش خلق و نیک سیرت و فرخندہ فال ہیں نیکو خصال اور وسیع الخیال ہیں

ہیں سب صفات قابلِ تحسین آپ کی
مدحت سرا ہیں دل سے خواتین آپکی

ہے آپ کو بھی خدمتِ دیں کا بہت خیال لب پر مسیحیت کی ہے ہر وقت قیل و قال
اعلائے دینِ حق میں گذرتے ہیں ماہ و سال دل میں ہے سب کے حبِ خداوندِ ذوالجلال

مشغول کارِ خیر ہیں ہر صبح و شام ہیں
اپنی نظیر آپ ہی وہ لاکلام ہیں

دل سے یہ ہے دعا کہ سلامت خدا رکھے کرم عمل مدام ہی مُدعا رکھے
مثلِ گلِ بہار شگفتہ سدا رکھے آباد و شاد آپ کو صبح و مسا رکھے

جلدی خدا ہمیں وہ زمانہ دکھائے پھر
بچھڑے ہوؤں کو پیار سے باہم ملائے پھر

چارلس مسیح۔ معرفت فیگن صاحب چاپلین چھاؤنی امرتسر

پنجاب گورنمنٹ کا اعلان

عام اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ایسٹ انڈین ریلوے کے سٹرائک کے باعث کوئلہ کی کمی ہے۔ اس لئے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے حکام ان مسافروں کی گاڑیوں کا خاص انتظام نہیں کر سکتے۔ جو بساکھی اور چھوہا سیدان شاہ میلوں پر جانا چاہتے ہیں جو کھیڑا کے قریب ۸ اور ۱۵ اپریل ۱۹۲۲ء کے درمیان لگیں گے۔

زائرین کو ان مشکلات سے آگاہ کیا جاتا ہے جو موجودہ ٹرینوں میں جگہ نہ ملنے کے باعث پیش آئینگی اور ہدایت کی جاتی ہے کہ اس وقت تک میلہ پر جانے کا عزم نہ کریں جب تک کہ پیدل چلنے کا انتظام نہ کر سکیں

سرکاری اعلان ہے کہ ضلع انبالہ کے چار والنٹیر ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۹۰۸ء کے ماتحت پکڑے گئے۔ جن کو قید و جرمانہ کی سزا دی گئی ان میں سے دو معافی مانگ کر رہا ہو گئے۔

سرکاری اعلان ہے کہ انبالہ شہر کا بوناجو رضاکاروں کا کپتان ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۹۰۸ء کے ماتحت گرفتار کیا گیا جو معافی مانگنے پر چھوڑ دیا گیا

ایک اور اعلان مورخہ ۱۳ مارچ مظہر ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے دیوان محمد غوث صاحب کو جلال پور پیروالہ کا غیر سرکاری صدر مقرر کر دیا ہے ✦

نورافشان

مطبوعہ ۱۴ اپریل ۱۹۲۲ء

اخلاقی سورج گرہن

بائبل مقدس سے روشن ہے کہ خداوند مسیح کو نوشتوں میں اجرام فلکی میں سے صبح کے ستارے آفتاب سے نسبت دی ہے۔ بلعام کی پیشینگوئی میں اسے صبح کا نورانی ستارا کہا گیا ہے۔ ملاکی نبی نے اسے آفتاب صداقت کے نام سے پکارا ہے یہ دونوں اسما مسیح موعود کی اخلاقی اور روحانی فضیلت و صداقت کو ظاہر و بیان کرنے کے لئے ایسے اعلیٰ و افضل ہیں کہ ان سے بڑھکر اجرام فلکی میں مسیح موعود کی خصلت و سیرت ظاہر کرنے کے لئے کوئی اور مثال و استعارہ مل نہ سکتا تھا عجب حقیقت یہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے خود بھی میں جہان کا نور ہوں کہکر آپ کو آفتاب صداقت کا ہم معنی قرار دیا تھا جس سے ہم خداوند یسوع مسیح کی خصلت و سیرت میں تین بڑی باتیں محسوس کر سکتے ہیں یعنے زندگی یا حرارت - علم یا روشنی - حقائق کی تصویر یا سچائی اور صداقت - جب ہم ان معانی سے یسوع مسیح کو آفتاب صداقت تسلیم کر کے اس کی آزمایش کے بیان کو پڑھتے ہیں تو ہم کو یہودیہ کے بیابان میں ایک ایسا سورج گرہن کا نظارہ نظر آتا ہے جو اپنی قسم و نوعیت میں بالکل نرالا اور انوکھا تھا۔ مرقس کی انجیل میں اس کا یوں بیان آیا ہے۔

اور فی الفور روح نے اُسے بیابان میں بھیجا اور وہ بیابان میں چالیس دن تک شیطان سے آزمایا گیا اور جنگلی جانوروں کے ساتھ رہا کیا اور فرشتے اُس کی خدمت کرتے رہے مرقس ۱: ۱۲-۱۳۔ متی رسول اور لوقا کی انجیل میں یسوع مسیح کی آزمایش کا مفصل بیان آیا ہے جس سے شیطانی حملے بھی معلوم ہو سکتے ہیں جو یسوع مسیح پر کئے گئے۔ تھے۔ یہ کل ماجرا اعلیٰ نیکی اور اعلیٰ بدی کی باہمی کشمکش کی تصویر ہے۔ یہ اخلاقی آفتاب صداقت کے گرہن ہونے کا نقشہ ہے۔ یہ انسان کامل کے اس جدہ اور جنگ کا عکس ہے جو اس نے تن تنہا چالیس دن رات بدی کے کالے دیو سے کر کے اُسے فاش شکست دی تھی۔ اس بیابانی اکھاڑے میں دنیا کی دو طاقتوں کا پہلی دفعہ ہی مقابلہ ہوا تھا نیکی اور بدی ایک دوسرے کے مقابل آئی تھی۔ اس اکھاڑے کے پہلوان قابل دید تھے۔ ان کی کشتی عالموں کے دیکھنے کے لائق تھی۔ اس کی ہار جیت سے بنی آدم کی بھلائی برائی کے لازوال نتائج وابستہ تھے۔ اُس کی فتح شکست غیر فانی نتیجوں سے متعلق تھی۔ ہم طالبان حق کو پکار پکار کہتے ہیں کہ وہ آئیں اور اس دنگل پر نگل کو دیکھیں۔ حق و باطل کے پہلوانوں کی کشتی کا ملاحظہ فرمایں۔ روشنی اور تاریکی کے باہمی جدہ کا ملاحظہ کریں۔ جاتی جولیت اور داؤد بن یسی کا ٹاکرا ہے۔ آؤ ہم اس بیان کی حقیقت کا ملاحظہ کرنے کے لئے بیابان کی راہ لیں جہاں یہ دونوں پہلوان ۱۹۲۱ برس ہوئے کہ کشتی لڑے تھے۔ اگر آپ نے یہ کشتی دیکھنا ہو یا اس سورج گرہن کا دیدار کرنا ہو جو ملک یہودیہ میں ہوا تھا تو آپ اپنی عقل و فکر کے آلات کے ساتھ یہودیہ کے بیابان میں کھڑے ہوں اور اس عجیب منظر کو دیکھیں۔

عالم تنہائی - یہ ایک مشکل ہے کہ انسان موجودہ مشاغل و تعلقات سے الگ اور جدا نہیں ہو سکتا اُس کے موجودہ رشتے اس کی تنہائی کے مزاحم ہیں۔ پھر عالم تنہائی عام پسند نہیں۔ اس نا پسندیدگی کے اسباب بھی تنہائی سے منسوب ہو سکتے ہیں۔ تنہائی ایک مصدری کیفیت ہے یا یہ ایک حالت ہے جو تنہائی کیفیت بیان کرتی ہے۔ جو شخص اپنے موجودہ تعلقات اور رشتوں سے الگ ہو جائے اور کسی سے کوئی واسطہ نہ رکھے وہ تنہا شخص کہلا سکتا ہے

انسان پر جو ایک مجلسی مخلوق ہے تنہائی کی حالت سخت دشوار اور مشکل حالت ہے۔ وہ اس حالت میں جب جب داخل ہوا ہے کسی اہم و بھاری مشکل کو حل کرنے کے لئے داخل ہوا ہے۔ یا کسی سخت خطرہ سے محفوظ ہونے کے لئے داخل ہوا ہے یا انسان کسی نہ کسی طرح سے اپنے تمام متعلقین کی جانب سے تنہا ہو کر اُس میں داخل ہوا ہے۔ ہمیشہ سے انسان انہیں تین مطلبوں کے لئے عالم تنہائی کا استعمال کرتا آیا ہے۔ اگر سوچا جائے تو یہ تین حالتیں کوئی ادنیٰ اور چھوٹی نہیں ہیں۔ بلکہ بڑی اور بھاری حالتیں ہیں۔ جن میں سے کمی بیشی کے ساتھ ہر ایک بشر کا گذر ہوتا ہے۔ حضرت یعقوب عیسو کے خوف سے تنہا ہوا۔ حضرت موسےٰ فرعون کے خوف سے تنہائی اختیار کرنے پر اور حضرت داؤد ساؤل کے خوف سے جنگلوں اور پہاڑوں میں چھپنے پر مجبور ہوا۔ مگر اس کے ساتھ ہی حضرت موسےٰ چالیس روز تک کوہ سینا پر

بنی اسرائیل سے الگ رہا اور حضرت ایوب کی تنہائی اور ہی معانی کی تھی۔ غرضیکہ جس عالم تنہائی میں بزرگان مذکور داخل ہوئے وہ عالم تنہائی امثال مذکورہ بالا میں اپنے آپ معانی و مطالب ظاہر و بیان کرتی ہے۔ حکمت الٰہی نے اس عالم تنہائی میں عجیب وغریب راز مخفی رکھے ہیں۔ ان کو صرف وہی جان سکتا ہے جو تنہائی پسند ہو۔ واقعی عالم تنہائی ایک قدرتی اکھاڑا ہے جس میں کُشتیاں ہوتی آئی ہیں

جس عالم تنہائی میں یسوع ناصری گیا تھا اُس کے وصف میں آیا ہے کہ وہ جنگل و بیابان تھا۔ یہ جنگل و بیابان پہاڑی قسم کا تھا۔ اُس میں قدرتی پہاڑ اور وادیاں ندی نالے نشیب و فراز موجود تھے۔ اُس میں جنگلی جانور درندے اور پرندے بھی تھے۔ وہاں دنیا کی تاریکی اور بُرائی کے پہلوان کی جو جولیت کا بھی باپ تھا۔ جسے شیطان کہتے ہیں گھر اور سکونت تھی اُس کی طاقت وقوت کا سکہ دنیا مان رہی تھی۔ اُس تاریکی اور ظلمت کے ابر نے دنیا کو چھپا رکھا تھا وہ پُرانا سانپ خدا کی قوم کی خصوصاً ہلاکت کے لئے یہودیہ کے بیابان اور جنگل میں چھپا تھا۔ وہ بنی آدم کا دشمن تمام دُنیا کو مغلوب کرکے باغی یہودی قوم کو اپنے قبضے میں لانے کے لئے غاروں میں ڈیرا جمار ہا تھا۔ خدا کی روح نے بپتسمہ کے بعد یسوع مسیح کو اس خطرناک بیابان کی طرف بھیجا کہ چالیس دن رات وہ شیطان سے آزمایا جائے۔ اُس کی یہ آزمائش سورج گرہن تھا۔ اُس کے طلوع ہونے کی راہ میں شیطان آیا اور اُس زندگی بخش روشنی کو اپنی ظلمت و تاریکی سے چالیس روز تک چھپاتا رہا۔

اخلاقی کشمکش - ہم جس قدر خداوند یسوع مسیح کی بیابانی آزمایش پر سوچتے ہیں اُسی قدر زیادہ وہ اپنے معانی و مطالب میں وسیع معلوم پڑتی ہے۔ ہم ایوب کی زندگی پر غور کرکے شیطانی آزمایش کا خطرناک اور مہلک اثر دیکھ کر خیال کرسکتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح کی آزمائش اس قسم کی ہوگی۔ اگر یہ آزمایش من وعن اسی قسم کی ہوتی تو واقعی یسوع مسیح کے لئے ایک حد تک آسان ہوتی۔ پر غور وفکر سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح کی آزمایش حضرت ایوب کی آزمایش سے ان معانی میں سخت تر تھی کہ حضرت ایوب کی آزمایش میں حضرت ایوب کا مال واسباب اور اُس کے بال بچے شیطان کے حملوں کا شکار ہوئے اور آخر کر حضرت ایوب اُس کے حملے کا ذاتی طور سے نشانہ بنا۔ پر یسوع مسیح ابتدا ہی سے ذاتی اور شخصی طور سے شیطانی حملوں کا نشانہ بنا۔ ایوب کی آزمایش محض دنیوی نعمتوں سے ہوئی۔ یسوع مسیح کی آزمائش اخلاق اور روحانی معاملوں میں ہوئی۔ جو زیادہ سخت و لطیف اور خطرناک تھے۔

اس وجہ سے یسوع مسیح کی آزمایش کو اگر یسوع مسیح اور شیطان کی جنگ تسلیم کیا جائے بلکہ اُسے ایک جدہ اور نیکی و بدی کی کشمکش مانا جائے تو ہم اسے مہابھارت سے بڑھ کر ایک عالمگیر جنگ تصور کرسکتے ہیں۔ جس کے نتائج زوامت اور ہمیشگی سے متعلق تھے۔ گذرے زمانہ میں جنگ کا یہ دستور بھی تھا کہ طرفین کے نامور پہلوان میدان میں نکلکر لڑا کرتے تھے۔ جو ہار جاتا تھا اُس کی طرف کی تمام فوج و سلطنت ہار مان لیا کرتی تھی اور فاتح کی طرف کی تمام فوج اور سلطنت غالب سمجھی جاتی تھی۔ جولیت و داؤد کی جنگ اسی قسم کی تھی۔ اس قسم کی جنگ میں بظاہر کشت وخوں تو بہت نہ ہوتا تھا۔ پر درحقیقت تمام مفتوح فوج کی موت اخلاقاً تسلیم کرلی جاتی تھی۔ اسی قسم کی جنگ کا تصور یسوع مسیح کی آزمایش میں پیش کیا گیا ہے۔ اس میں قدرتی کفایت شعاری کا اصول کام کرتا ہوا دکھایا گیا ہے پس یہ جنگ عالمگیر جنگ کا نقشہ تھی جس میں طرفین گو دو افراد تھے۔ پر اس جنگ کے نتائج دیرپا اور عالمگیر تھے۔

اس آزمایش کو یسوع مسیح اور شیطان کی کشتی بھی کہہ سکتے ہیں۔ پُرانا عہدنامہ اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت یعقوب خدا کے فرشتے سے کشتی لڑا۔ اس کشتی میں یعقوب نے خدا اور خلق میں قوت پاکر اپنے بھائی عیسو کے خوف سے چھٹکارا پایا تھا۔ مگر یسوع ناصری کی کشتی خدا کے فرشتے سے نہیں بلکہ دشمن خدا وخلق سے شروع ہوئی۔ جو آجتک خدا کے لشکروں کو زک دیدیکر کفر گوئی کیا کرتا تھا۔ جو اس تمام برائی کا چشمہ تھا۔ جسے گناہ کے نام سے آجتک یاد کیا جارہا ہے۔ جب اس دشمن خدا نے بیابانی اکھاڑے میں ابن داؤد کو اپنی طرف آتے دیکھا ہوگا تو بلاشک اُس نے غصہ سے لال ہوکر انہیں الفاظ میں کفر گوئی کی ہوگی جن الفاظ میں جولیت نے حضرت داؤد کو دیکھ کر کی تھی۔ انہیں قہر وغضب کے ساتھ بیابان مذکور میں ابن داؤد سے اُلجھا ہوگا۔ چالیس دن رات نیکی اور بدی کی یہ کشمکش جس شدت وسختی سے ہوتی رہی ہوگی اُسے درحقیقت یہ بیابانی اکھاڑے کے پہلوان ہی جانتے ہونگے۔

غرضیکہ ہم یسوع مسیح کی آزمائش کو کئی



سرخیوں کے ماتحت رکھ کر بیان کر سکتے ہیں۔ یہ ایک عام الفاظ میں آزمایش ہے۔ یہ ایک روحانی کشتی ہے۔ یہ ایک روحانی جنگ ہے۔ یہ ایک اخلاقی جدو جہد اور کشمکش ہے۔ یہ ایک اخلاقی سورج گرہن ہے۔ ہر ایک سرخی کے نیچے خداوند یسوع مسیح کو دیکھا جا سکتا ہے۔ جس سے یسوع مسیح کی چالیس روزہ زندگی نہایت اہم و دشوار گذار راہ سے گزرتی نظر آتی ہے۔

کہانی

فناپور نامی شہر میں ایک آدمی کے چار بیٹے کبیر۔ امیر۔ دبیر اور صغیر پیدا ہوئے صورت اور سیرت میں ایک دوسرے سے بالکل الگ تھے۔ لیکن چاروں بالکل ننگے بدن اور خالی ہاتھ تھے۔

ہر ایک کے دل میں یہ اُمنگ تھی کہ جوں توں کر کے فردوس نگر میں پہنچ جاویں اِس غرض کے لئے وہ چاروں اس طرف کو روانہ ہوئے۔ جب وہ پہلی منزل پر پہنچے تو مایا نام ایک عورت اُن کے پاس آ حاضر ہوئی۔ پہلے تینوں مسافروں کے لئے عمدہ۔ نفیس اور لذیذ کھانے پیش کئے اور چوتھے کو خشک روٹیاں پکڑا دیں۔ کبیر نے ان میں سے سب سے بڑھیا کھانا اُٹھا لیا۔ امیر نے بے پروائی سے جو کچھ ہاتھ لگا لے لیا۔ لیکن دبیر نے عمدہ کھانے سے منہ موڑ لیا اور خشک روٹیوں پر قناعت کی اور پھر سب نے اپنا راستہ پکڑا۔

جب وہ دوسری منزل پر پہنچے تو وہی مایا نام عورت آ موجود ہوئی۔ پہلے تینوں رہروؤں کے سامنے عمدہ نفیس اور قیمتی پوشاک پیش کی۔ مگر چوتھے کو ایک لوٹا اور کمبل دیدیا۔ کبیر نے حسب معمول سب سے بڑھیا پوشاک پہن لی امیر نے جو کچھ ہاتھ لگا معمولی طور سے اُٹھا لیا۔ دبیر نے بڑھیا کپڑوں سے انکار کر لنگوٹا اور کمبل پر صبر کر لیا اور پھر چاروں نے راستہ پکڑا۔

تیسری منزل پر پھر وہی مایا نام عورت آن پہنچی پہلے تینوں کے لئے سونے۔ چاندی اور جواہرات کے ڈھیر کر دیئے۔ لیکن صغیر سے بات تک نہ پوچھی کبیر نے سب سے اعلےٰ اور قیمتی دولت اُٹھا لی امیر کے ہاتھ میں جو کچھ معمولاً ملا وہ لے لیا۔ لیکن دبیر نے کسی چیز پر ہاتھ نہ ڈالا اور چاروں آگے کو بڑھ گئے۔

چوتھی منزل پر اُسی مایا نے پہلے تینوں راہگزروں کے آگے عورت۔ اولاد۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ نوکر چاکر ساری دنیا کے پدارتھ لا حاضر کئے۔ کبیر نے پہلے ہاتھ مارا اور دنیوی مال۔ دولت اور جاہ و جلال اور کروفر کا مالک بن بیٹھا۔ امیر نے جو کچھ ضروری سمجھا لے لیا۔ دبیر نے کسی چیز کو قبول نہ کیا اور صغیر کا ساتھی بن بیٹھا۔

ان چاروں نے پھر آگے کو کوچ کیا۔ کبیر دنیوی چیزوں سے اس قدر مانوس ہو چکا تھا کہ اُس کو اُن کے بغیر کبھی چین نہ پڑتی تھی۔ اس کا دل ان چیزوں کو وسعت دینے اور ترقی کرنے پر ایسا قابو پا چکا تھا کہ ہر دم ہر گھڑی اسی دُھن میں لگا رہتا تھا۔ امیر کے پاس بھی دنیوی سامان کم نہ تھا مگر وہ سب سے بے تعلق تھا اکثر دفعہ اپنے سامان کو چھوڑ کر جنگلوں اور تنہائی میں چلا جاتا اور ساری ساری رات آرام سے کاٹ دیتا۔ دنیوی لذات میں نہ اس کو مزید خوشی حاصل ہوتی تھی۔ نہ اُن کی جدائی کا دکھ ہوتا تھا۔ وہ اپنی نفسانی خواہشوں کو سیر کرتا تھا۔ بلکہ اُس سے اوروں کے دُکھ درد دور کرتا تھا۔ جوں جوں یہ قافلہ آگے کو بڑھتا جاتا تھا اُن کے پیچھے ایک ایسی دیوار کھنچتی جاتی تھی کہ جس سے وہ اُلٹے نہ آسکیں۔

چلتے چلتے یہ سب کے سب آخر کار فردوس نگر کے دروازے پر جا پہنچے۔ یہ دروازہ ایسا تنگ اور سکڑا ہوا تھا کہ کوئی شخص اپنے ساتھ کچھ سامان لیکر نہیں جا سکتا تھا۔ دبیر اور صغیر جو بے سرو ساماں تھے فوراً دروازے میں گھس گئے امیر کے پاس اگرچہ سامان کافی تھا مگر وہ اُس سے کچھ مانوس نہیں تھا۔ اس لئے سب کو باہر چھوڑ جھٹ دروازے میں جا گھسا اور تینوں فردوس نگر میں پہنچ گئے۔

کبیر دنیوی سامان پر فریفتہ ہو چکا تھا۔ حیران اور ششدر کھڑا رہ گیا اور دروازہ بند ہو گیا اب اُس کے لئے کوئی چارہ نہیں تھا کہ تمام مال و شان کو یہیں چھوڑ دوزخ کی دہکتی آگ میں پڑکر بھسم نہ ہو جائے۔

یہ ایک کہانی ہے جو اس دنیا میں نت آئے دن لوگوں کے کانوں اور آنکھوں کے سامنے کھڑی رہتی ہے۔ افسوس ان لوگوں پر ہے جو اس کو نہیں سنتے اور نہیں دیکھتے اور عبرت ان لوگوں پر ہے جو اس کو سُنکر اور دیکھ کر نہیں سنتے اور نہیں دیکھتے۔

ارے فردوس بتلا دے تو بھلا کس قدر منزل ترکیا تھا بن گیا اب کیا کہاں ہے اسقدر منزل بنے ہیں نہ گھر۔ ذبح ہوتے ہیں لاکھوں روز جو ہیں باقی نہیں زندہ چلے جاتے ہیں ہاتھوں روز

ہوئی ہے کس قدر نازک عجب حالت زمانہ کی
ہوئی کیوں ایک سر غائب کلید اب اس خزانہ کی
سوئے جاتے ہیں فاقوں سے قحط اب ہیں پڑے گھر گھر
بھٹکتے ہیں پڑے دیکھو گھروں کو چھوڑ کر در در
کہیں دو دل نہیں ملتے جہاں دیکھو جدائی ہے
خودی کا دور آیا ہے ہوئی غائب خدائی ہے
لئے مقراض پھرتے ہیں بشر سینہ میں رکھ جا جا
محبت ہو گئی عنقا۔ الم کا بج رہا باجا
بنا فردوس اب آکر جہنم ہے جدھر دیکھو
چلے جاتے ہیں سب کے سب کہ نفرت آ کدھر دیکھو
رام تھرا۔ روپ رام۔ سچا عیسائی یا
خداوند مسیح کا ادنےٰ ترین شاگرد (مجھ ترشرم)

گورنمنٹ کی طرف سے گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے الزامات کا جواب

ایک سرکاری اطلاع بدیں مضمون شائع ہوئی ہے شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے ۱۰ مارچ ۱۹۲۲ء کو جو رزولیوشن پاس کیا ہے وہ گورنمنٹ کی نظر سے گذرا۔ جس میں گورنمنٹ کے خلاف چند الزامات لگانے کے بعد کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ گورنمنٹ کے ساتھ سلسلہ نامہ و پیام اس وجہ سے منقطع کر دیا جائے کہ وہ گوردوارہ ریفارم تحریک کی مخالف ہے۔

گورنمنٹ گوردوارہ ریفارم تحریک کی مخالف نہیں ہے بلکہ اُس کے ساتھ ہمدردی رکھتی ہے اور رزولیوشن سے ظاہر ہوتا ہے کہ کمیٹی نے گورنمنٹ کی پوزیشن کو بالکل غلط سمجھا ہے۔

حال ہی میں کمیٹی گورنمنٹ سے سلسلہ نامہ و پیام رکھتی تھی اور اُس نے خواہش ظاہر کی تھی کہ سکھ قوم کے فائدہ کے لئے گورنمنٹ کے ساتھ شرکت عمل کریگی۔ کمیٹی نے اپنی طرف سے ہدایات جاری کیں کہ سکھ شانتی کا رویہ اختیار کریں۔ دوسری طرف گورنمنٹ نے اپنے افسروں کو ہدایت کی کہ کمیٹی کو اس کی اصلاحی جدوجہد میں چند قسم کی امداد دے۔ کمیٹی نے اپنے اعلان کی تصدیق کی کہ وہ خالص مذہبی انجمن ہے اور ان لوگوں کے چند افعال ناروا جو اپنے تئیں اکالی کہتے ہیں اظہار ناپسندیدگی کیا۔ گورنمنٹ نے ۷ مارچ ۱۹۲۲ء کو ایک اطلاع شائع کی کہ وہ ایک نیا گوردوارہ بل تیار کر رہی ہے۔ جو امید ہے کہ گوردواروں کی صلاح کے لئے وہ اطمینان بخش ثابت ہوگا لیکن یہ اعلان کرتے ہوئے گورنمنٹ نے اس سرکشانہ رویہ کا بھی ذکر کیا جو حال میں نام نہاد اکالیوں نے اختیار کیا ہے۔ اور صاف طور پر ظاہر کیا کہ وہ قانون اور ضابطہ کی عظمت کو بحال رکھنے کا عزم بالجزم رکھتی ہے اور اگر ضرورت پڑی تو ان قانون شکن لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے میں دریغ نہ کریگی۔ اس اطلاع کے ذریعہ صاف طور پر تنبیہ کردی گئی تھی اور یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ کوئی اس قسم کی قرارداد ہو گئی تھی کہ اس قسم کی سرکشی جو ملک کے لئے موجب پریشانی ہے اور جس کا مذہبی اصلاح کے ساتھ کچھ تعلق نہیں اُس سے چشم پوشی کی جائیگی۔

چند آدمی جو اکالی کہلاتے ہیں قانون فوجداری کے تحت میں مختلف الزامات کے اندر گرفتار کئے گئے ہیں۔ لیکن یہ گرفتاریاں کرنے میں مذہبی جذبات اور مذہبی رسومات کا احتیاط کے ساتھ احترام کیا گیا ہے۔ کرپانوں کے ساتھ عملدرآمد کرنے میں جو اصول گورنمنٹ نے قائم کئے ہیں وہ بعینہ وہ ہیں جن کا اعلان حال میں شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے کیا ہے اور سیاہ پگڑیاں باندھنے کو کبھی گورنمنٹ نے قابل اعتراض قرار نہیں دیا اور امن پسند عبادت گزار لوگوں اور مذہبی نشانات کے ساتھ کبھی مداخلت نہیں کریگی یہ گرفتاریاں اُن جرائم کے تعلق میں کی گئی ہیں جو سلطنت کے خلاف یا امن عامہ کے خلاف سرزد ہوئے ہیں۔ جن کو عام پبلک برداشت نہیں کر سکتی اور جنکو شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی بھی غور کرنے پر ناپسند کریگی۔

گورنمنٹ نے حال ہی میں ایک گوردوارہ بل اُن اصولوں پر تیار کیا ہے جو سکھ ممبران کونسل نے پسند کئے ہیں اور شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کو اس نے مسودہ پر مشورہ کرنے کی غرض سے مدعو کیا تھا۔ اس بل پر غور کرنے اور دوسرے طریقوں سے گورنمنٹ تحریک اصلاح کی مدد کرتی رہیگی۔ لیکن اس تحریک کو بجز نقصان کے کوئی فائدہ نہیں پہنچیگا اگر وہ کسی طور پر ان لوگوں کے مجرمانہ اور بے ضابطہ طرز عمل کے ساتھ یکجہتی اختیار کریگی جن کی سرگرمیوں کا مذہبی اصلاح کے ساتھ کوئی اصلی تعلق نہیں ہے۔

لاہور آر۔ ٹی۔ وی۔ ہاڈ

۲۰ اپریل ۱۹۲۲ء جونیر اسسٹنٹ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

ریلوے ٹرین پر ڈاکہ

پیرس ۵ اپریل۔ اہم برٹش سرکاری کاغذات گم ہیں۔ پیرس میڈیٹرین میل ٹرین جو پیرس سے ردچی کو جارہی تھی رہزنوں نے اُس کو راستہ میں روک لیا اور تین ڈاک کے تھیلے جو انگلینڈ سے اٹلی کو جارہے تھے اُتار کر لے گئے۔ ان تھیلوں میں جواہرات بھی تھے اور مصر کے لئے

بہت سے تمسکات بیان کیا جاتا ہے کہ ان تھیلوں میں وہ کاغذات بھی تھے جو جینوا کانفرنس میں برٹش ڈیلیگیٹوں کے استعمال کے لئے بھیجے گئے تھے۔ معلوم نہیں ڈاکو کس طرح ٹرین پر چڑھ گئے۔ کیونکہ اس کی رفتار ۵۰ میل فی گھنٹہ سے کم کسی حالت میں نہیں ہوتی (رینڈے ماترم)

پنڈتہ رامابائی کی وفات

بمبئی ۷ اپریل۔ پنڈتہ رامابائی اپنے مکتی ہوم واقع کیدگاؤں ضلع پونا میں فوت ہوگئی۔ پنڈتہ رامابائی ایک تعلیم یافتہ عیسائی لیڈی تھیں۔ آنہوں نے چھوٹی ذاتوں کی پندرہ سو عورتوں اور بچوں کو روحانی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کی یہ ایک برہمن لڑکی تھی جس نے عالم نوجوانی میں دین عیسوی قبول کیا اور تمام عمر بیواؤں اور اچھوت کی تعلیم و تربیت اور سدھار میں صرف کردی۔ (۱۱)

کفارہ

ہم ذیل میں چند آئتیں انجیل مقدس سے پیش کرتے ہیں۔ اگر انجیل مقدس کو ہمارے عیسائی دوست تمام زمانوں اور تمام ملکوں کے لئے دائمی صداقت مانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ کتابوں کی پیشینگوئیاں پوری ہونگی تو وہ ان آیات پر ہندوستان کے آج کے حالات کی روشنی میں غور کریں اور سوچیں۔ کیا ہم اپنے ہی ملک میں چور نہیں۔ کیوں ہمیں اپنے ہی گھر میں اپنا منہ کھولنے کی اجازت نہیں۔ ہم قیصر کی چیز قیصر کو دیں۔ لیکن کیا ہم خدا کا حصہ خدا کو نہ دیں۔ کیا زور بازو سے بڑھیا کوئی قانون نہیں ہے کیا زر پرستی سے بڑھیا کوئی پرستش نہیں ہے کیا چھینا جھپٹی سے بڑھیا کوئی اخلاق نہیں ہے کیا تلوار سے بڑھیا کوئی ایمان نہیں ہے۔

اس جبر و تشدد کے بیچ کم از کم مہاتما گاندھی نے ایک اعلیٰ قانون کا ساتھ دیا ہے۔ ایک بڑھیا پرستش کی یاد دلائی ہے۔ ایک پاک تر اخلاق پیش کیا ہے۔ ایک اونچا ایمان سکھایا ہے۔ جیسا کہ آج سے صدیوں پہلے یسوع مسیح نے کیا تھا:-

مرقس۔ باب ۱۵ آیت پہلی۔ فی الفور صبح ہوتے ہی سردار کاہنوں نے بزرگوں اور فقیہوں اور سارے صدر عدالت والوں سمیت صلاح کر کے یسوع کو بندھوایا اور لے جاکر پیلاطس کے حوالے کیا۔

متی۔ باب ۲۷ آیات ۱۱-۱۲-۱۳-۱۴۔ یسوع حاکم کے سامنے کھڑا تھا اور حاکم نے اس سے پوچھا کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے۔ یسوع نے اُس سے کہا تو خود کہتا ہے (۲) جب سردار کاہن اور بزرگ اس پر الزام لگا رہے تھے تو اُس نے کچھ جواب نہ دیا (۳) اس پر پیلاطس نے اُس سے کہا تو نہیں سنتا کہ یہ تیرے خلاف کتنی گواہیاں دیتے ہیں (۴) اس نے ایک بات کا بھی اس کو جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ حاکم نے بڑا تعجب کیا۔

یوحنا باب ۱۹ آیت ۳۰۔ پس جب یسوع نے وہ سرکہ پیا تو کہا کہ تمام ہوا اور سر جھکا کر جان دے دی (رر)

ایک جرم کے تین جرم

تین جرائم میں دو دو بیان

مہاتما گاندھی کی سزایابی کا ذکر کرتا ہوا اخبار نوجیون یوں رقمطراز ہے۔

مہاتما گاندھی پر بغاوت کا ایک الزام تھا۔ اس کے ثبوت میں تین مضامین پیش کئے گئے۔ جج نے ہر ایک مضمون کے لئے ۲-۲ سال قید کی سزا دی۔ اگر ایسے دس مضامین پیش کئے جاتے تو شاید بیس سال کی سزا ٹھونک دیتے۔

کیا جج صاحب کے مہاتما گاندھی کے متعلق اظہار ادب کرنے اور ۶ سال سزا دینے میں اختلاف نہیں ہے۔ کیا یہ ایک پہیلی نہیں ہے۔ اگر یہ سزا صداقت عدم تشدد اور حب الوطنی کا انعام ہو تو جج صاحب نے صرف ۶ سال قید محض کی سزا دیکر مہاتما گاندھی کی بے ادبی کی ہے۔ حکومت روما کا جو گناہ کرائسٹ نے کیا تھا مہاتما گاندھی نے برطانوی حکومت کا شاید اس سے کم گناہ نہیں کیا ہے۔ کیا موجودہ مہذب حکومت اتنا بھی انصاف نہیں کرسکتی۔

متذکرہ بالا سطور میں ایک بات جو خاص طور پر قابل اعتراض ہے ایک جرم کے تین حصص کرکے اُن کی جدا جدا سزا دینا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ مہاتما جی پر یہ الزام بغاوت مقدمہ چلایا گیا۔ اس سے ینگ انڈیا کا ایک مضمون یا دس بیس مضامین پیش کردیئے مطلب صرف یہ تھا کہ مہاتما جی پر جرم ثابت ہے اور جرم بغاوت میں انہیں جتنی بھی سزا جج صاحب کو مناسب نظر دی جاسکتی تھی۔ لیکن یہ عجیب معاملہ ہے کہ ایک جرم کے تین حصے کرکے تینوں میں جدا جدا سزا دیجائے۔ اس سے تو جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کوئی جج ایک ایڈیٹر کو دس بیس مضامین کی بنا پر بیس چالیس! اس سے بھی زیادہ سزا دے سکتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اس بے ضابطگی کا

جلد سے جلد انسداد کیا جائے۔ سوال یہ نہیں کہ مہاتما جی کو ۶ سال کی سزا کیوں دی گئی۔ بقول نوجیون یہ سزا اُن کی حب الوطنی کے لحاظ سے تھوڑی ہے۔ سزا دینے کا جو قانون رکھا گیا ہے وہ درست نہیں ہے اس میں اصلاح ہونی چاہیئے

(اخبار عام)

پنجاب میل کا خوفناک حادثہ

پنجاب میل کے حادثہ کے متعلق جو کہ ماتر اور ادھولپور کے مابین واقعہ ہوا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کا تار ہے کہ حادثہ میں ۱۲ شخص ہلاک اور ۲۶ زخمی ہوئے۔ درمیانہ درجہ کی ایک گاڑی اور پوشل دان کو سخت نقصان پہنچا۔ ایک ارواڑی کے پارچات میں جو حادثہ میں ہلاک ہوا ۱۴ ہزار ۹ سو کی رقم پائی گئی جو پولیس کو سپرد کر دیگئی ایک شخص رجسٹرڈ لفافہ میں سے جو پھٹا ہوا تھا کرنسی نوٹ چراتا ہوا پکڑا گیا جو حوالہ پولیس کر دیا گیا امدادی ٹرینیں کام پر لگی ہوئی ہیں۔ دو گاڑیاں اٹھائی جا چکی ہیں۔ خیال ہے کہ اس کام میں کچھ عرصہ لگیگا۔ مشترکہ تحقیقات ۸ اپریل سے شروع ہوگی۔ پولیس موقعہ پر تعینات ہے تاکہ کوئی شخص لوٹ کھسوٹ نہ کر سکے۔ ادھولپور کانگریس کمیٹی کے دروالنٹیروں کو بغرض امداد جائے حادثہ پر جانے کی اجازت نہیں دیگئی۔ ان میں سے ایک کا جو حادثہ کے قریب موجود تھا بیان ہے کہ ۶۰ آدمی ہلاک اور کئی مجروح ہوئے ہیں۔ (ر)

پنجاب میل کے حادثہ کے متعلق ریلوے کا اعلان

ایسٹ انڈین ریلوے کے ایک اعلان میں تصدیق کیا گیا ہے کہ پنجاب میل کا پٹڑی سے اتر جانے کے حادثہ کی وجہ یہ تھی کہ ایک پٹڑی کو اصل جگہ سے اکھاڑ کر ریلوے لائن پر رکھا گیا تھا۔ جو قبضے اکھڑی ہوئی پٹڑی سے الگ کئے گئے تھے وہ موقعہ پر پڑے دیکھے گئے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ کم از کم ۴ آدمیوں نے اس پٹڑی کے اکھاڑنے میں حصہ لیا ہوگا۔ مجروحین کی تعداد پہلے دی گئی ہے۔ اب ۴ آدمیوں کے متعلق مزید خبریں آئی ہیں۔ جنہیں معمولی سی چوٹیں آئی ہیں۔ ہلاک صرف تین ہی آدمی ہوئے (ر)

سزائے موت کا حکم سننے کے بعد شادی

ڈیلی ایکسپریس لندن راوی کہ ایک قیدی مسمی ہو ڈبلیو بارکول کو سزائے موت سُنائی گئی تو اُس نے عرض کیا کہ اس کی دلہن کے ساتھ اُس کا بیاہ کر دیا جائے۔ آدھی رات کو پادری (قاضی) بلایا گیا اور نکاح کرا دیا گیا۔ دولہا دولہن کے پانچ گھنٹوں تک اکٹھے رہنے کے بعد صبح ہوتے ہی دولہا کو سزائے موت دیگئی + (ر)

مسٹر پیسی فٹ جانسن مہاتما گاندھی کی تعریف میں

پچھلے سال امریکہ کے مسٹر ڈبلیو ای جانسن پوسی فٹ نے ہندوستان بھر کا دورہ کیا تھا۔ آپ نے ایک مضمون نیویارک کے ایک اخبار "کرسچن ہیرلڈ" میں شائع کرایا ہے۔ جس کا ضروری اقتباس ذیل میں دیا جاتا ہے۔

دنیا میں خدا کی طرف سے بھیجا ہوا ایک انسان ہے جس کو مہاتما گاندھی کہتے ہیں۔ آپ انسانوں کے اس بڑے سمندر میں پیدا ہوئے ہیں جو بھارت کے نام سے پکارا جاتا ہے اور جس کی آبادی ساری دنیا کی ساری آبادی کا ⅕ حصہ ہے مہاتما جی سارے ملک کا دورہ کرتے ہیں مگر جسم پر صرف ہاتھ کا کاتا ہوا ایک کپڑا ڈھانکنے کے باندھتے ہیں جو ٹانگوں کے اوپر کے حصے تک ہی جاتا ہے۔ اگر ہندوستان کے سارے آدمی اتنا اتنا کپڑا پہن لیں تب ہیں اُن کو اپنا اصل حصہ ملتا ہے۔ اگر مہاتما گاندھی اس لنگوٹ سے زیادہ باندھتے ہیں تو چوری کا مال سمجھا جا سکتا ہے (یہاں پوسی فٹ نے ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان میں کپڑے کی کس قدر قلت ہے۔ ایڈیٹر) آپ ریلوے کے تیسرے درجہ میں سفر کرتے ہیں جو قلیوں کے لئے مخصوص ہے۔ اور ان کی خوراک غریب سے غریب انسانوں کے مانند ہوتی ہے۔ ملک میں بہت سے آدمی ہیں جو ان پر حملے کرتے رہتے ہیں۔ اُن کی نظروں میں گاندھی ایک بُرا آدمی ہے۔ کیونکہ وہ بھارت میں اس طرح کے انگریزی راج کو ناپسند کرتا ہے لیکن اس ساری مخالفت کے باوجود خدا کے آسمان کے نیچے یہ چمکتے ستاروں کی مانند روشن ہے کہ اپنے ذاتی اثر سے شراب نوشی کو جتنا اس مہاتما نے دو سال کے عرصہ میں کم کیا ہے اتنا دنیا کے کسی بزرگ نے ساری عمر میں بھی کم نہیں کیا

میرا تجربہ

میں نے سارے ہندوستان کا سفر کیا ہے اور صیغہ آبکاری کے بہت سے افسروں سے ملا ہوں اور ہر ایک نے اقبال کیا کہ شراب بہت کم فروخت ہوتی ہے۔ صرف مالابار میں یہ کمی نہیں ہوئی۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی

ہے کہ وہاں مارشل لا جاری ہے اور تکلیف دہ عدم تعاونیوں کو وہاں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ میں ہندوستان کے مختلف حصوں میں شراب کی دوکانوں پر بھی گیا ہوں جہاں دن میں صرف ایک یا دو خریدار آتے تھے۔ وجہ معلوم کرنے پر مجھے بتلایا گیا کہ مہاتما گاندھی نے لوگوں کو شراب پینے سے منع کر دیا ہے۔

رہنمائی کی صفتوں سے موصوف

مہاتما گاندھی میں رہنمائی کرنے کی ہر ایک قابلیت پائی جاتی ہے۔ آپ براہ راست انگریزی حکومت کے خلاف ہیں۔ خصوصاً شراب کے بارے میں۔ شراب کو ہندوستان میں انگریزوں نے جاری نہیں کیا پہلے سے مجلسی رسومات میں اسے برتا جاتا تھا۔ مگر انگریزوں نے شراب کو ترتیب دے کر اسے اپنی تجارت کا ذریعہ بنا لیا۔ اس کے لئے انگریز دوستوں اور دشمنوں کی طرف سے ملامت کے لائق ہیں۔ مہاتما گاندھی دنیا سے شراب کی دھار اکو سوکھا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔

پکٹنگ کامیاب رہا

شراب کی بندش کا نیا طریقہ مہاتما گاندھی نے عمل میں لایا ہے۔ یعنی پکٹنگ شراب کی دوکانوں کے باہر عدم تعاونی کھڑے کر دیئے جاتے ہیں جو شراب پینے والوں کو التجاؤں سے روکتے ہیں یہ طریقہ تھوڑے عرصہ میں سارے ملک میں پھیلگیا اور پکٹنگ اچھی طرح کامیاب رہا۔ اس طریقہ میں ایک دردناک نظارہ آتا ہے۔ عدم تعاونی والنٹیر گھٹنوں کے بل گرجاتے ہیں اور شراب پینے سے لوگوں کو منع کرتے ہیں۔ یہ پکٹنگ مہاتما جی کی خواہشات کے مطابق بالکل پرامن رہی ہے مگر گورنمنٹ کے کارندے تشدد پر آترآئے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ پالیسی ہندوستانی دلوں کو زیادہ مضبوط کرتی ہے اور عدم تعاون کی تحریک میں جان ڈالتی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ صدیوں کی غلامی کے بعد ہندوستانی لوگ شراب سے اپنے ملک کو پاک کرنے کے لئے اس نرالے لیڈر کی رہنمائی میں کوشاں ہیں۔ پبلک رائے اتنی زبردست ہو رہی ہے کہ اُس کے سامنے کوئی کھڑا نہ ہو سکیگا۔

ایشیا

پچھلے پیر کی خبر ہے کہ آنریبل جسٹس رچرڈسن صاحب نے اپنے بیرر کو ۷۰ روپیہ کا چک دیا۔ اس نے بینک سے چک کا روپیہ وصول بھی کیا۔ بیرر نے روپیہ لاکر صاحب کے ڈیسک میں رکھدیا۔ جب صاحب نے اگلے روز بیرر سے روپیہ مانگا تو وہ روپیہ وہاں نہ تھا۔ کہا کہ چوری ہو گیا۔ لارڈشپ نے بیرر اور جمعدار کو گرفتار کر لیا۔ یہ چوری ہائی کورٹ میں ہوئی ہے

ای۔ آئی۔ آر کل پنجاب میل مادھوپور کے قریب ۵۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑتی ہوئی لائن سے گرگئی۔ مسافر معجزانہ طور سے بچے ہیں۔ صرف ۲ آدمی مرے اور ۴ زخمی ہوئے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ ای آئی ریلوے کا یہ حادثہ تمام ریلوے کے گزشتہ حادثوں پر سبقت لے گیا ہے۔

امرتسر ۳۰ مارچ کی خبر ہے کہ امرتسر سنہلی دربار میں سادھوؤں نے فساد کر دیا جو زیر دفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند گرفتار کئے گئے۔ مقدمہ ہوا۔ بعد تحقیقات کے ہر ایک کو ۱۸-۱۸ ماہ کی بامشقت قید ہوئی۔

آرگاؤں ۳ اپریل کی خبر ہے کہ کورلائٹ ریلوے پر بھی ایک حادثہ ہوگیا اور مسافر زخمی ہوئے ہیں۔

کٹک ۲۔ اپریل کی خبر ہے کہ یہاں کی حالت نہایت خطرناک ہے جو انتہا پسندوں کی کوششوں سے پیدا ہو رہی ہے۔ گزرے ہفتہ میں عدم تعاونی والنٹیر کے دستے بازاروں میں گشت لگاتے پھرے۔ اُنھوں نے ڈنڈوں سے پولیس کو زدوکوب کیا۔ سڑکوں کو روک لیا۔ جو لوگ اُن سے ہمدردی کا اظہار نہ کرتے تھے اُن کو بھی زدوکوب کرتے تھے۔ بہت سے غریب غربا کے گھر جلائے گئے۔ کیونکہ وہ سوراجیہ فنڈ کے لئے کچھ نہ دیتے تھے۔ دہشت وخوف لوگوں پر طاری ہے۔ پولیس کی کمی کا یہ نتیجہ بتلایا جاتا ہے۔ لوگ بے صبری سے اس بدنظمی کے علاج کی راہ دیکھ رہے ہیں۔

کلکتہ خلافت ورکرس بغیر ٹکٹ ٹریم کی سواری کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔ اس پر جگو بابو بازار میں بڑا شور وغوغا ہوا۔ کئی زخمی ہوگئے۔

ہمعصر بندے ماترم مطبوعہ ۱۰ اپریل ۱۹۲۲ء نے کفارہ کی سرخی کے نیچے انجیلی اقتباس کرکے مسیحیوں کو اس بات کی ترغیب دی ہے کہ وہ ہند کے حالات حاضرہ کو انجیل کے مقامات میں سے دیکھیں۔ ہم نے ناظرین کے غور وفکر کے لئے اُن آیات کو نور افشاں میں دیدیا ہے۔ اور ساتھ ہی اس قدر عرض ہے کہ مسیحی حالات حاضرہ کی تلاوت کر رہے ہیں۔ مگر اب تک فیصلے پر نہیں پہنچے ہیں۔

آسنسول ۵۔ اپریل کی خبروں سے ای۔ آئی ریلوے پنجاب میل کی تباہی نے

دردناک حالات بیان ہوئے ہیں۔ انجن ڈرائیور کی جو لقمہ اجل ہوا ٹرین کو بچانے کی از حد کوشش ظاہر ہوئی۔ ای۔ آئی ریلوے کا سٹرائک نہایت خطرناک حادثے کا داغ اپنے دامن پر لے گیا۔

لنڈن ۴ اپریل کی خبر ہے کہ مسوپٹامیہ کا بادشاہ سر پرسی کاکس ہائی کمشنر عراق کے ہمراہ ۳۱ مارچ کے روز ایروپلین پر شیخ دلیم کو ملنے گئے اور پھر اسی روز شام کو واپس بھی آ گئے۔ اس پرواز میں ۱۴ ایروپلین تھے۔

روم ۵۔ اپریل کی خبر ہے کہ افغانستان کا ایلچی دربار روم میں امیر کابل کی چٹھی اور تحفوں کے ساتھ حاضر ہوا جو عزت کے ساتھ قبول کیا ایلچی کے ہمراہ روم کے بادشاہ نے نئے افغان منسٹر کو بھی قبول فرمایا ہے۔

لنڈن ۵ اپریل کی خبر ہے کہ جو حملہ جنوبی فرات کی طرف سے ہوا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ قبائل نجد کے بادشاہ کے لئے روپیہ وصول کیا جائے۔ جس سے پانچ منسٹر نے مخالف ہو کر وزارت سے استعفےٰ بھی دیدیئے تھے۔ اس کے لئے مسوپٹامیہ کے بادشاہ کو افسوس کر کے ہائی کمشنر مسوپٹامیہ کو یقین دلانا پڑا کہ آگے کو کبھی ایسا فعل عمل میں نہ آئیگا۔

ایسٹ انڈین ریلوے کے ایجنٹ نے سٹرائکرس کو نوٹس دیا ہے کہ سٹرائک ۱۱ اپریل تک ختم ہو جانا چاہیئے۔

پونا شہرہ اپریل کی خبر ہے کہ مسٹر شاستری نے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان میں جو پرنس کو بائیکاٹ کیا ہے اس سے انگلینڈ میں ہندوستان کے دشمنوں کے ہاتھ بڑے مضبوط ہو گئے ہیں۔ واقعی ہماری بڑی غلطی تھی۔

مدراس ۵ اپریل کی خبر ہے کہ ایک ہندوستانی لیڈی جو کانگرس کی کارندہ تھی جس کا نام گنگا بھاگیرتی سوبھا تھا مغویانہ تقاریر کے سبب سے ۱۲ ماہ بامشقت قید کی سزایاب ہوئی۔ جس کے لئے سوا افسوس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔

درگا چرن سترگی کلکتہ میں ایک عورت مسماۃ سروابالا داسی رات کو اپنے کپڑے مٹی کے تیل میں تر کر کے دیا سلائی سے آگ لگا لی۔ اطلاع ہونے پر لوگ آئے اور اسے ہسپتال پہنچا دیا۔ حالت نہایت نازک ہے۔ کوئی سخت صدمہ پہنچا ہو گا۔

ایسٹ انڈین ریلوے پنجاب میل میں ۸ شخصوں کو ضرب شدید لگی ہیں اور ۱۴ کو ضرر خفیف آئی ہیں۔ انجن ڈرائیور مسٹر کوپر کے پس ماندگان کے لئے چندہ کی فہرست کھول گئی ہے۔ جس نے دلی مستعدی کے ساتھ لوگوں کو بچانے کے لئے اپنی جان دیدی۔

ہانگ کانگ ۶ اپریل کی خبر ہے کہ ایچ۔ آر۔ ایچ دی پرنس آف ویلز ہانگ کانگ پہنچ گئے

لاہور ۶۔ اپریل کی خبر ہے کہ اپرنیس ڈیویڈ نامی نے این۔ ڈبلیو۔ ریلوے آفس میں مسٹر ٹی۔ ڈبلیو۔ ریخ ڈپٹی لوکو سپرنٹنڈنٹ کو اس کے آفس میں ہی گولی سے مار ڈالا۔ اور ساتھ ہی خود بھی گولی سے مر گیا۔

یورپ

لنڈن ۶ اپریل کی خبر ہے کہ ایک خبر ڈیٹن فلوریڈا سے ملی ہے کہ ایک نارڈیجی ہاگدیل نے ۲ منٹ ۴۳ سیکنڈ میں موٹر سے ۱۰ میل طے کئے۔ یہ تیز رفتاری واقعی مہلک و خطرناک قسم کی ہے۔

کیڑے مکوڑوں کی ۵۰۰۰۰۰۰ اقسام۔ ہنوز ستر برس گذرے ہیں کہ ان کی اقسام ۱۰۰۰۰ تھیں۔ مگر آج کے دن سات لاکھ پچاس ہزار ہیں۔ صرف یورپ میں اُن کی اقسام ۵۰۰۰۰ ہیں۔ زیادہ تر کیڑے درختوں اور پودوں پر رہتے ہیں۔ اوک کے درختوں میں ہی ۴۵۰ قسم کے کیڑوں کے گھر ہیں اور ۲۰۰ اقسام پائین کے درختوں پر بسیرا کرتے ہیں۔ صرف چیل یا گبریلا ہی ۱۰۰۰۰ اقسام سے بڑھا ہوا ہے۔ کیڑے مکوڑوں کی وہ اقسام جو گروہوں میں یا جماعتوں میں اور خاندانوں میں زندہ ہیں وہ سب سے بڑی ایزادی کیڑوں کی آبادی میں کرتی ہیں۔ مثلاً چیونٹے اور مختلف قسم کی چیونٹیاں۔ دیمک وغیرہ اقسام کیڑوں کی آبادی کا بہت بڑا حصہ ہیں۔ مکھی کی اقسام بھی کچھ کم نہیں ہیں۔

بڑے دن کے روز سے آج کے دن تک چینی انڈے ۱۰۰۰۰۰۰ گریٹ برٹن پہنچ چکے ہیں۔ وہاں پر ایک انڈا ½ پنیس تک کی قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔

آئرلینڈ کی حالت خراب ہے۔ قانون کی کسی کو پرواہ نہیں۔ گذشتہ ہفتہ کی نسبت سات پولس کے آدمی زیادہ مارے گئے ہیں

رجبات مراکو کی خبر ہے کہ وہاں گولا بارود کے میگزین میں آگ لگ گئی۔ بارکوں کے تمام لوگ بھاگ گئے۔ نقصان کا اندازہ نہیں ہوا۔

مسودہ تنسیخ پریس ایکٹ کا روشن پہلو

مسودہ تنسیخ پریس ایکٹ کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ مشینیں آزاد ہوگئیں۔ مجسٹریٹوں کو ایڈیٹران کو بلاکر دھمکانے کا حق نہیں رہا۔ ضمانتوں کی ضبطیوں کا ڈر اُڑگیا۔ لیکن یہ رعائتیں پریس کے ساتھ ہوئی ہیں۔ اب پریس کو کانگریس یا خلافت کے اشتہار چھاپتے ہوئے ڈر نہیں لگیگا۔ مگر اخبارات کی حالت میں کیا فرق آیا ایک ایڈیٹر کا تعلق پریس کی نسبت اخبار سے زیادہ ہے۔ پریس کی خوشی مینجر کو ہوگی۔ ایڈیٹر اپنی دقتوں پر غور کرتا ہوا دیکھتا ہے کہ اُس کا اخبار چھپتا ہوا بھی نظر بند بلکہ ہمیشہ کے لئے گم کیا جاسکتا ہے۔ اور محکمہ کا کوئی کارکن جسے پوسٹماسٹر جنرل نے اختیار دیا ہو اُسے روک سکتا ہے۔

(اخبار عام)

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے جاری ہے۔ اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض اور عبادت کے لئے گرجاگھر۔ جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پرنسپل صاحب کے نام پر درخواستیں بھیجیں۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی خبریں اور کرسچن لیڈیوں کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شائع ہوتے ہیں۔ سالانہ چندہ حسب تنخواہ خریداران ایک روپے سے تین روپیہ تک ہے نمونے کا پرچہ پی ایچ بنیڈی بی۔ ایس سی ایڈیٹر و مینجر مخزن مسیحی فتحگڈھ یو۔پی سے طلب کرسکتے ہیں۔

کرسچن بک سٹور لودیانہ

اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	رومن پنجابی پرائمر	۱ر
،، دوسری ،،	۳ر	تیوہار۔ اسلام میں مسیح	۱ر
صحت جسمی اہر تیر بہدف	۰ر	ینابیع الاسلام	۳ر
مسئلہ التخلیق	۶ر	ویدوں کی اصل	۳ر
صراط المستقیم	۸ر	دو سوال	۳ر

ملنے کا پتہ۔ مینجر کرسچن بک سٹور لودھیانہ

دستور العمل نورافشاں

سالانہ قیمت۔ ہندوستان کے حدود کے اندر ہے

،، ،، غیر ممالک سے للعہ

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاتی ہے

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا ¼ حصہ	معہ	عـہ	عـہ
چوتھائی کالم	عـہ	عـہ	للعہ
نصف کالم	عـہ	للعہ	معہ
پورا کالم	للعہ	معہ	۱
پورا صفحہ	۱	۱ صہ	۱ ؎

سہ ماہ سے کم عرصے کے لئے ہر ایک اندراج فی سطر ۶ر لیکن کسی اشتہار کے لئے عـہ سے کم نہ لیا جائیگا

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودھیانہ

۱۸۷۵ء سے قائم ہے

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے پہلی اپریل ۱۹۱۴ء سے تین جماعتیں لوئر پرائمری کی ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کردی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے۔

حصہ ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم سٹی مشن ہائی سکول میں داخل ہوتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری فی طالب علم چھ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔

کلاس فیس سرکاری ½ ہے۔ متفرق خرچ اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم اور کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں کمبل بننا اعلےٰ سے اعلےٰ کردکرنول عـہ سے عـہ تک مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہوسکتے ہیں۔

مژدہ

مینجر نورافشاں کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار نورافشاں بناکر اُس کا پتہ مینجر کے دفتر میں بھیجدیوے اور ان کے نام پر نورافشاں کم ازکم ایک سال کے لئے جاری کرادیوے تو ایسے خریدار کو ایک سال مفت اخبار دیا جائیگا

مینجر نورافشاں

فرمائش کرتے وقت نور افشاں . اشتہارِ کتب . کا حوالہ ضرور دیا جائے

مسیح کے خاص دوست مصنفہ پادری جے۔ آر۔ ملر مترجمہ مسٹر ایم۔ ایل رلیارام۔ ۱۴۴ صفحہ قیمت اصل ۸ر رعائتی ۶ر

مسیح کا نمونہ۔ ڈاکٹر سٹاکر صاحب کی کتاب سے ترجمہ کیا گیا۔ ۲۸۸ صفحہ قیمت اصل ۱۲ر رعائتی ۶ر

مراۃ الانسان یعنے انسان کا آئینہ۔ اس میں انسانی کیفیت کا حال پڑھ کر خود شناسی میں ماہر ہوجائیں اور خدا شناسی کی دولت تک رسائی حاصل کریں مصنفہ پادری مولوی عمادالدین صاحب مرحوم ۱۴۰ صفحہ ۳ر

منارۃ البیضا یعنے نزولِ مسیح و خروجِ دجال مسیحی اور محمدی خیالات کی تنقید۔ از قلم سحر رقم اکبر مسیح صاحب مرحوم۔ قیمت ار رعائتی ر

مصر کی کایا پلٹ۔ سر آکلینڈ کیلون صاحب کی انگریزی کتاب ”دی میکنگ آف ماڈرن ایجپٹ“ کا ترجمہ۔ ۲۲۴ صفحے قیمت ۱۴ر

معجزاتِ مسیح معہ مقدمہ جس میں خداوند مسیح کے معجزات کی مفصل شرح و تفصیل درج ہے۔ از پادری طالب الدین صاحب مرحوم۔ ۳۰۴ صفحے قیمت اصل عہ رعائتی ۱۲ر مجلد قیمت اصل عا رعائتی عہ ر

منارالحق ”اسلام“ پر یہ عمدہ کتاب ہے۔ ہر مسیحی مناد کے لئے بہت ہی مفید۔ مجلد ۶ر

مرقع پارلیمنٹ انگلستان۔ شائقین پالیٹکس کے لئے نہایت مفید اور دلچسپ کتاب ہے۔ قیمت اصل ۸ر رعائتی ۳ر

ننھے ننھے لوگ۔ خدا کی چھوٹی چھوٹی مخلوق یعنے کیڑے مکوڑوں کے دلچسپ حالات باتصویر ۱۷ صفحہ قیمت اصل ۲ر رعائتی ار

نوجوانوں کا رہنما جس میں اُن خرابیوں کا ذکر ہے جن میں مبتلا ہو کر نوجوان اپنی صحتِ جسمانی اور قوایِ عقلی بگاڑ لیتے ہیں اور اُن سے بچنے کی تدابیر اور ہدایات درج کی گئی ہیں۔ مترجمہ مسٹر ہربرٹ ایم۔ اے ۳۰۷ صفحے قیمت ۸ر مجلد ۱۰ر

پھولوں کی کہانی۔ پھول بھی کھاتے پیتے کھیلتے اور شادی بیاہ کرتے ہیں مفصل اور دلچسپ حالات باتصویر ۲۷ صفحہ قیمت اصل ۳ر رعائتی ۲ر

پاسٹر شی یعنے چین کے ایک مشہور مسیحی پاسٹر کی سوانحعمری ۱۲۰ صفحے۔ قیمت ۶ر

ایضاً بحروف رومن سٹف بورڈ قیمت ۸ر

قدیم یونانیوں کا علم الاصنام جس میں یونانیوں کے دیوی۔ دیوتاؤں کے مفصل حالات درج ہیں ۴۴ صفحے قیمت اصل ۲ر رعائتی ار

قدما کی حکمت جس میں لارڈ بیکن نے اُن دلچسپ قصے کہانیوں میں سے جن پر یونانیوں اور رومیوں کے علم الاصنام کا دارومدار ہے۔ حکمت کے مسائل نکالے ہیں ۵۷ صفحہ قیمت اصل ۴ر رعائتی ۲ر

قواعدِ یونانی۔ مصنفہ پادری ہیگنس صاحب یعنے رومن۔ یونانی گرامر طلبا علم الہیات کے لئے بہت کارآمد ہے۔ مجلد دو روپیہ۔

اُردو قرآن بحروف رومن مترجمہ پادری مولوی عمادالدین صاحب مرحوم قیمت اصل ہے رعائتی عہ

روحانی بیداری یعنے چارلس فنی صاحب کی سوانح عمری اور اُن کے چند لیکچروں کا انتخاب ۷۹ صفحہ قیمت ۲ر

رومتہ الکبریٰ کی آتشزدگی۔ یعنے نیرو قیصر کے زمانے کا ایک دلچسپ تاریخی ناول ۱۸۱ صفحہ ۱۲ر

رُوح سے معمور زندگی مصنفہ پادری جان میکنیل صاحب ۱۴۴ صفحہ ۴ر

ردِ تحریف جس میں کتب مقدسہ کی تحریف پر عالمانہ بحث کیگئی ہے۔ ۲۴ صفحے قیمت ار

رہنمائے تعلیم۔ اس میں تعلیم کے بہترین طریقوں پر بڑی خوبی اور جدت سے بحث کی گئی ہے۔ طلبا علم کے لئے بہت مفید ۱۲۸ صفحہ قیمت اصل ۴ر رعائتی ۲ر

راہِ نجات مصنفہ ایم حنیف صاحب۔ کتاب کا مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت اصل ۴ر رعائتی ۲ر

روح القدس کا کام و پیغام ڈاکٹر ایگرم صاحب کی مشہور عالم کتاب سے ترجمہ کیگئی ہے ۱۸۲ صفحے قیمت ۶ر

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات۔ گارڈن صاحب کی انگریزی کتاب کا ترجمہ ۱۲۷ صفحے قیمت اصل ۴ر رعائتی ۲ر

شہادت قرآنی برکتب ربانی سر ولیم میور سابق نفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ کی تصنیف ۱۷۲ صفحہ اصل قیمت ۸ر رعائتی ۲ر

شہد کی مکھی کے حالات۔ اُن کے نام اقسام ترجمہ [illegible]

المشتہر، سیکرٹری۔ پنجاب رلیجس بک سوسائیٹی۔ انارکلی۔ لاہور

پادری ڈبلیو۔ جے۔ کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان صاحب پرو پرائٹر چھپا